السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر کر سکتی ہی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قاضی ابو یوسف تصریح فرماتے ہیں :

(ویمنعوا من أن یحدثوا بناء بیعة أو کنیسة فی المدینة إلا ما کانوا صولحوا علیہ وصاروا ذمة وہی بیعة لہم أو کنیسة فما کان کذلک ترکت لہم ولم تہدم (کتاب الخراج لابی یوسف : ص 127

کہ عیسائیوں کے نیا صومعہ اور گرجا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی ۔ البتہ جو معاہدے کے وقت گرجا موجود ہوگا اس کو گرایا نہ جائے گا ۔

(وما احدث من بناء بیعة او کنیسة فان ذالک یہدم .(کتاب الخراج لابی یوسف ۔ ص 159

نیا بیعہ اور کنیسہ گرادیا جائے گا ۔

2۔ امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردی المتوفیٰ 450ھ رقم فرماتے ہیں :

(لایجوزان یحدثوا فی دارالسلام بیعة ولا کنیسة فان احدثوہا ہدمت علیہم .(الاحکام السطانیة : 146

کہ اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرادیا جائے گا ۔

3۔ امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شافعی المتوفیٰ 676ھ تصریح فرماتے ہیں :

(ویمنعون من احداث الکنائس والبیع والصوامع فی بلادا لمسلمین لما روي عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنہ قال (أیما مصر مصرتہ العرب فلیس للعجم أن ینوافیہ کنیسة (شرح المھذب ج :19 ص : 412 طبع دارالفکر

نے فرمایا کہ جس شہر کو مسلمان نئے سرے سے آباد کریں ، اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرجا مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس ، بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ بنانے کا حق نہیں ۔

4۔ قاضی ابو یعلیٰ حنبلی المتوفی 458ھ رقم فرماتے ہیں :

(لایجوزان یحدثوا فی دارالسلام بیعة ولا کنیسة فان احدثوہا ہدمت علیہم .(الاحکام السطانیة : 146

اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ۔

5۔ امام محمد بن قدامہ حنبلی اور امام ابن کثیر لکھتے ہیں :

لا نحدث فی مدینتنا کنیسة ولا فیما حولہا دیرا ولا قلایة ولا صومعة راہب ولا نجدد ما خرب من کنائسنا ولا ما کان منہا فی خطط المسلمین ، وأن لا نمنع کنائسنا من المسلمین أن ینزلوہا فی اللیل والنہار ، وأن نوسع أبوابہا للمارة وابن السبیل ، ولا نؤوي فیہا ولا فی منازلنا جاسوسا (المغنی لابن قدامة : ج 9 ص 282

سے جو معاہدہ کیا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر کو اس کے گرد دیر اور قلایہ تعمیر نہیں کریں گے اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے ۔ اوران جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمن بن غنم میں سے جو گر جائے گا ۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گرجا گھر وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے ہم اپنے گرجا گھروں کو مسلمانوں کے لئے رات دن کھلا رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے تاکہ ان میں آرام کر سکیں ۔ نہ ہم ان گرجا گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے ۔

سے جزیرہ کے عیسائیون نے ازخود معاہدہ کیا تھا اس میں یہ بھی تھا ۔ کے عامل حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں : حضرت عمر فاروق ۔ امام ابن قیم 6

(ان شرطنا لک علی انفسنا ان لا نحدث فی مدینتنا کنیسۃ ولا فیما حولہا دیرا ولا قلایۃ ولا صومعۃ راہب ولا نجدد ما خرب من کنائسنا) حقوق اھل الذمۃ : ج 2 ص 259 ۔ 660 ۔ تحقیق الدکتور صبیحی صالح ۔ طبع دمشق

ترجمہ اس کا اوپر ابن قدامہ کی عبارت میں آچکا ہے ۔

ان ائمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جب کہ وہ اہل کتاب بھی ہیں ۔ مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا ۔ اور جو گرجائے اس کی تجدید بھی جائز نہیں ، جیسا کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا :

(لما روی کثیر بن مرۃ قال سمعت صلی اللہ علیہ وسلم لا تبنی الکنیسۃ فی دار السلام ولا یجدد ما خرب منہا – (شرح المھذب : ج 19 ص 413

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : دار السلام میں گرجا وغیرہ گر جائے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں ۔ جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دار السلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی ، حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانی مرتدوں اور کافروں کو دار السلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے ، اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیسے پکار سکتے ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص866

محدث فتویٰ